



اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَعَلٰیکُمُ الْسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ

ا! الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

سابق منفی دیار مصر فضیلۃ الشیخ حسین محمد غلوف کاظمی اسلام میں سنت نبوی کا مقام بنایت رفع و اعلیٰ ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم سنت نبوی ﷺ کی شرع فروزان سے بے اعتنائی کر کے بھی جادہ مستقیم پر کامزن نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ قرآن پاک کی بدایت کے خدوخال کی نشان و تھی کی اگر ہم سنت نبوی ﷺ کی کہ کرنا میں دس کر ہمیں کتاب مقدس کی بدایت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدایت یا رہنمائی کی ضرورت نہیں تو سخت غلطی ہے۔ جو سارے گمراہی کا موجب ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ فدا ای وابی کی تعلیمات اور قرآن کریم کی تعلیمات دونوں الجوزت اور متفاہد نہیں ہیں جن کا اعتماد ناممکن ہو۔ بلکہ دونوں کی تعلیمات اور بدایت حقیقتیں ایک ہی ہے۔ کیونکہ سنت نبوی ﷺ کو قرآن سے الگ نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ کیا اور جو کچھ فرمایا۔ وہ کتاب اللہ کی روشنی میں فرمایا اس امر کی خود قرآن کریم کی خود شہادت دیتا ہے۔

فَنَا يَنْظَرُ عَنِ الْأَنْوَارِ ۖ ۝ ۳ ۝ انْ هُوَ أَوْ خَيْرٌ مُّؤْمِنٌ

گھستہ اواعشہ اللہ بدو گرچہ از ملکوم عبد اللہ بدو

اندر میں حالات سنت نبوی کی پیر وی اور سنت نبوی کا انکار کتاب اللہ کا انکار کے مترادف ہے دونوں کی پیر وی کے مجوعہ کا نام اسلام ہے۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک کو ملکوم کردیں تو ہم اسلام کے جادہ مستقیم سے کوئوں دور ہو جائیں گے۔ اور مظلالت کے گھسنے میں جاگریں گے بعض لوگوں نے آئندہ کی تلقینی کے فضائل میں پھنس کر سنت نبوی کو خکڑا دیا۔ اور کہا کہ ہمارے امام صاحب اس حدیث کو بہتر جانتے تھے جب انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا تو ہم کیسے کریں۔ درحقیقت یہ رسول کریم ﷺ کے فرمان کا انکار اور سنت نبوی ﷺ سے روگراوائی ہے۔ ان کی قیامت کے روز آنکھیں لکھیں گی۔ جب یہ رسول اللہ ﷺ کے نافرانوں کے زمرے میں شامل کیے جائیں گے۔ اور آپ ﷺ کے خلاف گواہی دیں گے۔ اسی یہ میرے امتی کلائنے والے تیری مقدس کتاب اور میری سنت کو پہن پشت پیچک کر لپٹنے علماء کی پیر وی میں مگر رہے۔ اس طرح بعض لوگوں نے یہ کہ کرسنت نبوی ﷺ سے منہ موزیا کہ آج بودہ سوال کا ایک طویل عرصہ گزر جانے کے بعد ہمیں کیسے معلوم ہو کہ یہ حدیث تجادار مدنیہ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔ یہ کام سروکایتات ﷺ نے خوب پہنچ دست مبارک سے کیا اور کرنے کو فرمایا اس کے بر عکس قرآن کریم محفوظ ہے۔ اور قطعی الثبوت ہے۔ اس میں تک و شبیث کی بجا تاش نہیں اس میں تغیر و تبدل کی حرارت نہ کسی سے ہوئی اور نہ کسی سے ہو گی۔ بہمن و جم دو صلی یہ لوگ منکریں حدیث میں جو مختلف قسم کے بھیں بدلت جو عوام کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ آئندہ حدیث نے پہنچنے وقت میں ان کو مدلل اور ثابت جواب دے کر خاموش کر دیا۔ اور بتایا کہ قرآن کریم کی پیر وی سنت نبوی ﷺ کی پیر وی کے بغیر ممکن نہیں۔ اور سنت نبوی ﷺ کی پیر وی حقیقتاً قرآن کریم کی پیر وی ہے۔ بلکہ قرآن پاک اس امر کی شہادت دیتا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمان بداری ہے۔

مَنْ يَطْعِمُ الْإِسْوَانَ فَهُنَّ أَطْعَانُ اللّٰهِ النَّاءَ

(ناء) آج پھر ایک طبقہ انکار حدیث اور انکار سنت نبوی ﷺ کے بھانے تراش رہا ہے یہ کہتے ہیں کہ دنیاوی افسروں اور حکام کی طرح رسول اللہ ﷺ کی بھی دو چیزیں تھیں۔ ایک حیثیت پر آپ ﷺ ختم برانہ جلیل پر فائز تھے۔ اس لحاظ سے آپ کے احکام کی پیر وی اللہ کی پیر وی ہے۔ اور دوسرا آپ ﷺ کی شخصی حیثیت تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ملک اور معاشرہ کے رسم و رواج کے مطابق کچھ کام سر انجام دیتے۔ ان کی حیثیت بس ملکی رواج سے زیادہ نہ ہو گی۔ (نَوْذَبَ اللّٰهُ مِنْ ذَالِكَ) ایسے امور کو سنت کہہ کر دو کرنا جمالت اور دلوانہ ہیں۔ اور ایسی سنتوں کا ترک کرنا موجب گناہ نہیں۔

در اصل ان لوگوں کے زمین میں انکار حدیث کا بھوت سوار ہے۔ اس لئے وفات فتنہ نے شکوئے کھلاتے رہتے ہیں۔ ورنہ ایک ہمیشہ ذہن اور راجح العقیدہ مومن ایسی باتیں کیجیے زمین میں لا جی نہیں سکتا۔ ان لوگوں سے کوئی بدھچے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی واقعی دو چیزیں تھیں تو پھر آتا نے نامدار حضرت محمد ﷺ نے اس کی وضاحت کیوں نہ فرمائی۔ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم آپ ﷺ کی دو چیزوں کے قابل ہوتے تو آپ ﷺ کی حرکات و سکنات تک کی بازی کیوں لگاتے؟ پھر ہمارے پاس کون سا معیار ہو گا۔ جس کی رو سے ہم یہ فیصلہ کر سکیں کہ یہ حکم آپ ﷺ نے ختم برانہ حیثیت سے فرمایا اور حکم ملکی رسم و رواج کے مطابق ہے۔ یہ حکم رسول اللہ ﷺ نے رسول خدا ہونے کی حیثیت سے فرمایا۔ اور یہ حکم حضرت محمد بن عبد اللہ کی حیثیت سے دیا۔ یا یہ کام شرعی حیثیت کا حامل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سنت نبوی ﷺ کے دشمن اسے ختم کرنے کے درپے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ سنت نبوی کو شرع فروزان کے محاظہ ہر زمانہ میں بھیجا رہا ہے۔ اور قیامت تک یہ شرع ہوں یہ فروزان رہے گی۔

۸ الصَّفَرِ يَرِيدُونَ لِيُطْفَلُوا نُورُ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ لَمْ يُنْهِ تُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

(چنانچہ درج زمل فتویٰ میں محترم جناب حسین محمد غلوف سابق مفتی دیار مصر نے سنت نبوی کے تارک کو خارج از اسلام قرار دیا ہے (سنت الرحمن۔ بی اے

الله تعالیٰ نے خاتم الانبیاء ﷺ کو دین اسلام دے کر قبول فرمایا وہ دین ہے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

۸۵ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ لِلْإِسْلَامِ دِينًا نَّيْزَ فِرْمَا يَا وَمِنْ يَتَّقِيَ الْأَسْلَامَ دِينًا فَلَنْ يُشْبَلْ مِنْهُ وَبُونَى الْأَجْرَةَ مِنَ النَّاسِ مِنْ

اللہ کے نزدیک قبل قبول دین اسلام ہے۔ نیزہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

انِ يَوْمِ الْحُكْمِ وَيَنْحُكُمْ وَأَنْتَ هُنَّكُمْ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ لِلْإِسْلَامِ دِينًا

جو شخص اسلام کے مساوا کوئی اور دین تلاش کرے گا۔ اس سے وہ دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں اسے خارہ ہی خارہ ہو گا۔

الله تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا۔ یہ لوگوں کے لئے بدایت کا موجب ہے۔ اور روشنی ہے۔ اس میں بدایت کے اور اسلام کے اور کفر میں ایتار کرنے والے دلائل موجود ہیں۔ یہ کتاب الہی بذریعہ آہستہ آہستہ نازل ہوتی رہی ہے اسکے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے زیر یا پہنچ دین کی تحریک کر دی۔ اور فرمایا

وَغَصْنُوا بَعْلَ اللَّهِ حَمِيَّا وَلَا تَنْزَفُوا

(اللہم) اور اپنی نعمت (قرآن کریم) تم پر مکمل بھج دیا۔ اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے چھٹے بھٹے کا حکم فرمایا

عمران) تم اللہ کے دین کو کھٹھٹہ ہو کر مظہر طی سے تھام لو اور ٹوٹے تو لے مت نہ۔

نیزہ اپنی اور پہنچے رسول ﷺ کی اطاعت کا ہر اس کام میں حکم دیا جو اس کی طرف اس کے یقین حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا چنانچہ فرمایا

(اللہم) اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی پیر وی کرو۔

ایک اور مقام پر فرمایا

(النور) اگر تم اس رسول کریم ﷺ کی پیر وی کرو گے تو بدایت یا خدہ ہو گے۔ رسول خدا کے ذمہ تو صرف احکام الہی لوگوں تک پہنچتا ہے۔ (بہادریت کا معاملہ توہہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔) ایک اور موقع پر فرمایا

جو شخص رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرتا ہے۔ تو در حقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ جو شخص رسول کریم ﷺ کی اطاعت سے منہ پھری لیتا ہے۔ (تو کوئی بڑی بات نہیں) ہم نے آپ ﷺ کو ان پر نگران بن کر نہیں بھیجا۔

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی پر کریبستہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتا ہے تو ویسے شخص کو اللہ جنم کی آگ میں داخل کرے گا۔ اور اس سے باہر آنے کیا میدہ ہرگز نہیں ہو گی۔ اس میں بھیشور ہے گا۔ پھر وہا پر کوئی آرام و آسائش کا سامان نہیں مسر ہو گا۔ بلکہ زلزلہ اور سوکرنے والے عذاب میں مبتلا بندہ رہے گا۔ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے۔ جب ہم حضور ﷺ کے اول مرکبی پیر وی کریں آپ ﷺ کی منع کردہ باتوں سے باز رہیں۔ اور آپ کے اقوال و افعال کی بوری بوری پیر وی کریں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے تمام اقوال و افعال وحی الہی کے ماتحت سر زد ہوتے ہیں۔ جیسے فرمان ایزدی ہے۔

انجام) یعنی حضور اکرم ﷺ کا تکلف اور گھنٹو ہیش و حی الہی کے مطابق ہوتی تھی۔ اسلامی شریعت میں تبی کرم ﷺ کے اقوال و افعال اور امر و نبی کو اصول ٹانکی کی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ پہلے بنا دی اصول کتاب الہی ہے۔ جو آپ ﷺ پر تمہارے بھکر کہہ اور بدایت کی شکل میں نازل ہوئی۔ اس لئے تمام مسلمانوں کا اس پر اعتماد ہے کہ اسلام ان دونوں پر قائم ہے۔ جب تک ان دونوں پر ایمان نہ لایا جائے۔ اور تمام حالات اور اعمال اور اعتیادات میں ان کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے۔ اس وقت تک کسی کا ایمان درست نہ ہو گا۔ مسلمانوں نے اس شخص پر کفر کا غنیمی لکھا گیا ہے۔ حق قرآن پاک کی کسی آئیت یا کلمہ قرآن کا اندازہ کرتا ہے۔ یا اسی سنت کا اندازہ کرتا ہے۔ جو پاہی یہ بہت تکمیل ہے۔ جیسے کوئی شخص سفر کے مساوا عصر کی مازی میں قراءت پر یقین رکھتا ہے۔ حالانکہ یہ بات قطعی طور پر پاہی یہ بہت کوئی سخن لکھی ہے کہ عصر کی مازی میں چار کرعت سنت ہیں اور اس کی فرض مازی میں قراءت سری ہے۔

برس وجد ہم نے یہ فتویٰ صادر کیا ہے۔ کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کی سنت کو خواہ قول ہو یا غلط اثبوت ہو تو کہ جو شخص ہونے کے لئے اصول ٹانکی کی نہیں۔ اور اس کو ترک کرنا جائز سمجھتا ہے۔ تو ایسا شخص بالہماع دین سے خارج ہے۔ اور اللہ کا نافرمان ہے۔ کیونکہ جہاں اس نے اپنی اطاعت کا حکمیہ ہے۔ وہاں پہنچے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کا اندازہ کرتا ہے۔ اور اس امانت میں افرادی اور اجتماعی طور پر حق۔ بدایت علم نور اور کمالات لے کر آیا۔ اللہ نے اپنے رسول اکرم ﷺ کو دین اسلام دے کر قائم روئے زمین کے لوگوں کے لئے جو قیامت تک ہونے والے ہیں مبعوث فرمایا ہے۔ لیسے نبی کے احکام اور امر و نوہی کی تعلیم میں جلد سازی کرنا واضح گمراہی اور صریح کفر ہے۔ اس لئے ان دونوں اصولوں کی ترغیب دلانا ضروری ہے۔ تاکہ لوگوں کو ان کا علم ہو جائے اور اسلام میں ان کا عقیدہ یہ ہو کہ دونوں (قرآن و حدیث و سنت) اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ اور اس میں کوئی تہذیب و تحسین و تکمیل نہیں ہے۔ اس عقیدے کی نشر و اشاعت تمام اسلامی ممالک میں ضروری ہے۔ اور راه راست کی بدایت وینے والا ہے۔ اس عقیدے کی نشر و اشاعت تمام اسلامی ممالک میں ضروری ہے۔ بہادریت کا معاملہ توہہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

فضیلۃ الشیخ احسان محمد مخلوف سابق مفتی ویار مصر اخواز انجار العالم الاسلامی بات 4 دسمبر 1978 عدد نمبر 605 مستول از محمد لاہور جلد نمبر 9 ش 7-8

حدماً عندی و اللہ عالم بالصور

فتاویٰ علمائے حدیث

